ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

نورین طفیل ❀
ڈاکٹر عبدالستار ملک ❀❀

”جریدہ“ (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ): تعارف و خدمات

Jareeda (Bureau of Compilation, Composition and Translation): Introduction and Services

By *Naureen Tufail, Research Scholar, Dept. of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad.*
Dr. Abdul Sattar Malik, Asst. Prof., Dept. of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Abstracts

The journal *Jareeda* published by the Bureau of Compilation, Composition and Translation at Karachi University, holds a unique and distinguished status. It emerged in 1963 with the aim of publishing glossaries of various sciences and arts terminologies. Later, *Jareeda* expanded its scope to include the publication of scientific, literary, historical, research, and critical subjects in its objectives. The initial 20 issues of this journal contain highly valuable and informative content, while issues 21 to 37 cover scientific, literary, historical, research, and critical subjects.

To establish Urdu as a medium of education, Major Aftab Hassan (Coordinator of the Bureau of Compilation,

❀ ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد
❀❀ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

Composition and Translation, University of Karachi) proposed to Vice Chancellor Bashir Ahmad Hashmi of University of Karachi to establish an institution within Karachi University that could provide resources for research and teaching in Urdu and compile, standardize, organize, and publish terminologies of all sciences and arts. Major Aftab Hassan's proposal was accepted, and in 1957, the Bureau of Compilation, Composition and Translation was established.

Keywords: Jareeda, Lexicography, Language, Literature, Dictionary of Terms, Biography.

کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا رسالہ ''جریدہ'' منفرد نوعیت اور ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۶۳ء میں منظرِ عام پر آیا جس کا مقصد مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات کے تراجم شائع کرنا تھا۔ بعد میں اس ''جریدہ'' نے علمی و ادبی، تاریخی و تحقیقی اور تنقیدی مضامین کی اشاعت کو اپنے مقاصد میں شامل کر کیا۔ اس رسالے کے پہلے ۲۰ شمارے نہایت قیمتی و مفید معلومات پر مبنی ہیں جبکہ ۲۱ تا ۳۷ کے رسالے علمی و ادبی، تاریخی و تحقیقی اور تنقیدی مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان رسالوں میں لسانیات، پروشسکی زبان، بروشسکی لغت، متروکات کی لغت، سندھی رسم الخط، عالمی ادبیات، سرقہ بازی کی تاریخ اور سرقے، سرمایہ داری، اشتقاقی لغت، سید اقبال عظیم کا نعتیہ کلام، روزنامچے کی تاریخ اور روزنامچے سوانح عمری، فقہ اسلامی، حسن مثنیٰ ندوی کی خود نوشت، اقبالیات، میرِ صحافت میر خلیل الرحمٰن کی شخصیت اور انٹرویوز، تاریخ ادب ہندوستانی وغیرہ جیسے متنوع جہات کے حامل اہم، معلوماتی اور علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے میجر آفتاب حسن (ناظم شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونی ورسٹی) نے کراچی یونی ورسٹی کے وائس چانسلر بشیر احمد ہاشمی کو تجویز پیش کی کہ کراچی یونی ورسٹی کے اندر ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو اردو زبان میں تحقیق و تدریس کے وسائل مہیا کر سکے اور تمام علوم و فنون کی اصطلاحات کو جمع کرے، معیاری بنائے، مرتب اور شائع کروائے۔ میجر آفتاب حسن کی اس تجویز کو منظور کر لیا گیا اور ۱۹۵۷ میں ''شعبۂ تصیف و تالیف و ترجمہ'' کا قیام عمل میں آیا۔

ڈاکٹر ظفر سعید سیفی (شیخ الجامعہ) لکھتے ہیں:

جامعہ کراچی نے اردو کی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر ۱۹۵۷ء میں شعبۂ تصنیف و تالیف و

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ترجمہ قائم کیا، تاکہ عصری علوم اور جدید اصطلاحات کے تراجم کا ایک ایسا گراں قدر ذخیرہ مہیا کر دیا جائے جو اردو زبان کے، بحیثیت قومی زبان، نفاذ کے لیے سنگِ اساس کا کام دے اور جدیدیت سے مرعوب اس ذہنیت کو ختم کرے کہ اردو، انگریزی کا متبادل نہیں ہو سکتا۔(۱)

میجر آفتاب حسن اس شعبہ کے پہلے ناظم مقرر ہوئے اور ان کے زمانے میں شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کی اصل کارکردگی منظر عام پر آئی۔ میجر آفتاب حسن تحقیق، تصنیف، تالیف و ترجمہ کا خاص فطری ملکہ رکھتے تھے۔

اس رسالے میں اصطلاحات سازی کا کام پوری توجہ اور تنوع کے ساتھ انجام دیا گیا۔ مختلف مجالس قائم کی گئیں جن میں تراجم اصطلاحات پر خصوصی توجہ دی گئی اور مختلف علوم و فنون کے تراجم شائع کیے گئے۔ ''جریدہ'' کے ابتدائی ۲۰ شمارے اصطلاحات تک محدود ہیں۔ ان شماروں میں مندرجہ ذیل نہایت قیمتی و مفید اصطلاحات شائع ہوئی ہیں۔

اصطلاحاتِ تاریخ وسیاسیات و عمرانیات	اصطلاحاتِ فلسفہ	اصطلاحاتِ نفسیات
اصطلاحاتِ معاشیات و تجارت	اصطلاحاتِ جغرافیہ و ارضیات	اصطلاحاتِ طب
اصطلاحاتِ حیوانات و افزائش حیوانات	اصطلاحاتِ کیمیا و صنائع کیمیا	اصطلاحاتِ نباتیات
اصطلاحاتِ زراعت و خورد حیاتیات	اصطلاحاتِ لائبریری سائنس	اصطلاحاتِ موسیقی
اصطلاحاتِ علم کتب داری	اصطلاحاتِ شماریات	اصطلاحاتِ مساحت
اصطلاحاتِ جواہرات و قیمتی پتھر	اصطلاحاتِ بینکاری	اصطلاحاتِ حیاتی کیمیا
اصطلاحاتِ نافع معدنی مطروحات	اصطلاحاتِ جمالیات و فنون لطیفہ	اصطلاحاتِ انٹرنیٹ
اصطلاحاتِ مذہبی (جریدہ نمبر ۳۷)		

''جریدہ'' کے شمارہ نمبر ۲۱ سے جریدہ کو علمی و ادبی، تحقیقی و تنقیدی اور تاریخی رسالے کا درجہ دیا گیا، جس میں بے شمار نہایت قیمتی اور معلوماتی مضامین و مقالات شائع ہوئے ہیں۔ ''جریدہ'' کے کل ۳۷ شمارے شائع ہوئے ہیں۔ ۲۰۰۶ء کے بعد یہ رسالہ شائع ہونا بند ہو گیا۔

''جریدہ'' کے اشاعتی ادوار

''جریدہ'' کے اشاعتی ادوار کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

پہلا دور ۱۹۶۳ء تا ۱۹۸۵ء

دوسرا دور ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۶ء

"جریدہ" کا پہلا دور ۱۹۶۳ء تا ۱۹۸۵ء ہے۔ ان بائیس سالوں میں "جریدہ" کے (۱۷) شمارے شائع ہوئے۔ پہلا شمارہ ۱۹۶۳ء میں میجر آفتاب حسن اور آخری شمارہ (۱۷) تقریباً تین سال کے وقفے کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی کی وائس چانسلر شپ میں ان کی زیر سرپرستی ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد جریدہ کی اشاعت سترہ سال تک معطل رہی۔

"جریدہ" شروع میں ایک سہ ماہی مجلہ تھا لیکن بعد میں باقاعدگی سے اس کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔ شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ نے اپنے محدود وسائل کے باوجود بھی جریدہ کو جاری رکھنے کی پوری کوشش کی اور اس سلسلے میں جریدہ نمبر (۱۳) میں پہلی بار تجارتی اشتہاروں کو بھی شامل کیا گیا۔ اس کی وجہ "جریدہ" کو خود کفیل بنانے کی کوشش تھی۔

"جریدہ" کے نمبر ۱۷ میں شمارے کی تقطیع میں بھی تبدیلی کی گئی، پہلے "جریدہ (۲۳×۳۰/۸) کی تقطیع پر شائع ہوتا تھا لیکن (۱۷) نمبر شمارہ (۲۰×۳۰/۸) کی تقطیع پر طبع کیا گیا کیونکہ اخراجاتِ طباعت میں مسلسل اضافے کی وجہ سے جریدہ کی قیمت مناسب حد کے اندر رکھنے کے لیے یہ تبدیلی کی گئی۔ آخر کیا وجہ تھی کہ ان سب اقدامات کے باوجود بھی "جریدہ" مستقل طور پر جاری اور سترہ سال تعطل کا شکار رہا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر ظفر سعید سیفی لکھتے ہیں:

> المیہ یہ تھا کہ جب "شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ" کے پاس وسائل نہ ہونے کے برابر تھی اور اس کا اپنا مطبع بھی نہ تھا، تب شعبے کی علمی و تحقیقی و تصنیفی خدمات بے پناہ تھیں اگرچہ ۱۹۸۸ء میں شعبہ نے ہائیڈل برگ کمپنی کی جدید ترین طباعت مشین خرید لی، اس کے ساتھ ہی شعبے کے وسائل بڑھتے چلے گئے۔ نیز فوٹو اسٹیٹ مشین اور کمپیوٹر کی آمد نے ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اس کے باوجود شعبہ زوال و انحطاط کا شکار ہوتا چلا گیا۔ اس کے زوال کی بہت سی وجوہات تھیں۔ اولاً یہ کہ نفاذ اردو کی تحریک جس کی قیادت کا شرف جامعہ کو حاصل تھا اب دم توڑ چکی تھی، پھر جرمن مشین کی آمد کے بعد خسارہ بے پناہ بڑھ گیا اور انتظامی طور پر شدید دشواریوں کے باعث شعبہ کے ناظمین و نائب ناظمین انتظامی انتظامی مسئلوں ہی میں الجھ کر

رہ گئے، میجر آفتاب حسن کے رخصت ہونے کے بعد شعبہ مستقل نوعیت کے ناظم کی خدمات سے محروم رہا، جس کے باعث شعبے کا کوئی علمی و تحقیقی رخ متعین نہ ہو سکا۔[۲]

مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ "جریدہ" کے بند ہونے کی وجہ مالی وسائل کی کمی، سیاسی حالات اور شعبہ کے انتظامی مسائل بھی تھے۔ ان حالات کے بے قابو نشیب و فراز میں جریدہ کا جاری رہنا ناممکن ہو گیا۔ اور بالآخر ۱۹۸۵ء کے بعد اپنی اشاعت کی موقوفی سے دوچار ہو گیا۔ لیکن جریدہ کے اس سے پہلے دور میں جو قیمتی و مفید اصطلاحات شائع ہوئیں ان کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

"جریدہ" کا دوسرا دور (جون ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۶ء)

جنوری ۲۰۰۱ء میں جب ڈاکٹر ظفر سعید سیفی نے شیخ الجامعہ کا منصب سنبھالا تو شعبہ کا از سرِ نو آغاز ہو، انھوں نے منصب سنبھالتے ہی اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے نبھانا شروع کر دیا اور محنت و لگن سے کام کیا۔ یہ انھی کی محنت و لگن کا نتیجہ تھا کہ "جریدہ" کے نئے دور کا آغاز ہوا۔

ڈاکٹر ظفر سعیدی نے شعبے کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے نہایت اعلیٰ، علمی و تحقیقی ذوق رکھنے والوں کا انتخاب کیا جنھوں نے اچھے طریقے سے شعبے میں خدمات سرانجام دیں اور شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنایا۔ ان کی علم و ادب اور تحقیق سے دلچسپی کے باعث سترہ سال کے تعطل کے بعد جون ۲۰۰۲ء کو جریدہ نمبر ۱۸ شائع ہوا۔ انھی کے بقول:

> جنوری ۲۰۰۱ء میں جب راقم الحروف نے شیخ الجامعہ کا منصب سنبھالا تو شعبہ کی از سرِ نو تنظیم و اصلاح کے نقطۂ نظر سے جناب سید خالد جامعی کو شعبہ کو نگران مقرر کیا۔ انھوں نے اعلیٰ ترین انتظامی و علمی صلاحیتوں سے شعبے کو ایک نئی زندگی دی اور انتظامی الجھنوں اور بدنظمی کو اس خوب صورتی سے ختم کیا کہ اب "شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ" نظم و نسق کے اعتبار سے جامعہ کراچی کا بہترین ادارہ ہے۔ سید خالد جامعی صاحب کی دیگر انتظامی ذمہ داریوں کے پیشِ نظر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کو جو علمی حلقوں میں معروف اور اہم نام ہے "شعبے کا سربراہ مقرر کیا ان کی آمد کے بعد "جریدہ" سترہ سال کے تعطل کے بعد شائع ہو رہا ہے جو ایک خوش آئند تبدیلی ہے۔[۳]

ڈاکٹر معین الدین عقیل نے شعبہ کی نظامت سنبھالی تو جریدہ کو صرف اصطلاحات کے تراجم تک محدود کرنے کی بجائے اس کا دائرہ وسیع تر کر دیا اور اس میں تحقیق و علمی مضامین کی شمولیت کو یقینی بنایا۔ ان کے دو سالہ دورِ نظامت میں جریدہ کے ۴ رسالے (۱۸ تا ۲۱) شائع ہوئے۔ بعد میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کو کراچی یونی ورسٹی کے ایوننگ پروگرام کا ڈائریکٹر مقرر کر دیا گیا اور شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کی نظامت سید خالد جامعی کے سپرد کر دی گئی۔ انھوں نے شعبے کی نظامت سنبھالی تو حالات اور بہتر ہونا شروع ہو گئے، شعبہ کی جو مالی مشکلات تھیں وہ ختم ہو گئیں اور شعبہ مکمل طور پر خسارے سے نکل آیا۔

سید خالد جامعی لکھتے ہیں:

> ۲۵ر جنوری ۲۰۰۱ء کو راقم نے اس شعبے کی نظامت سنبھالی، تب شعبے کے سالانہ اخراجات ۲۷ لاکھ روپے تھے، اب الحمد اللہ شعبے کے اخراجات صرف ۲۳ لاکھ روپے سالانہ ہیں، میری نظامت سے قبل ۲۰۰۱ء میں شعبہ تین لاکھ روپے کے خسارے میں تھا۔ الحمد للہ اب اس کا خسارہ ختم ہو گیا ہے۔ اور ۲۰۰۳ء میں ہمیں تیس لاکھ روپے کا خاص نفع حاصل ہوا ہے اور کارکردگی کا معیار پہلے کے مقابلے میں بہتر ہے۔ (۴)

سید خالد جامعی نے "جریدہ" کو ایک علمی و تحقیقی مجلہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور ڈاکٹر معین الدین عقیل کی روایت کو بہت تیزی سے آگے بڑھایا۔ ان کی زیرِ ادارت "جریدہ" باقاعدگی سے شائع ہونے لگا۔

سید خالد جامعی کی زیرِ ادارت جریدہ نمبر ۲۲ تا جریدہ نمبر ۳۷ کل ۱۶ شمارے شائع ہوئے جو علمی و ادبی، تحقیق و تنقیدی اور تاریخی مضامین و مقالات پر مشتمل ہیں۔

"جریدہ" کے مقاصد

میجر آفتاب حسن (ناظم) نے "جریدہ" کی اشاعت کے مقاصد کی یوں وضاحت کی ہے:

> پورے پاکستان میں کراچی یونی ورسٹی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی ذریعہ تعلیم قرار دیا ہے اور اس طرح اس اصول اور طریقے کی داغ بیل ڈالی ہے جس پر آگے چل کر ہماری قومی درسگاہیں گامزن ہو سکیں۔ کراچی یونی ورسٹی کو اس وقت "تعلیم بذریعہ قومی زبان" کی تحریک کی امامت حاصل ہے۔ آج یہ یونی ورسٹی جو کچھ

کرے گی کل دوسری جامعات اس کو کرنے پر مجبور ہوں گی۔ امامت اور ادبیت کا تقاضہ یہ ہے کہ اردو زبان میں عملی اصطلاحات کی تیاری و تدوین اور درسی کتابوں کی تالیف و تربیت میں اس کا اہم درجہ ہو۔ چنانچہ کراچی یونی ورسٹی نے اسے اپنے فرائض میں داخل کر لیا ہے کہ تمام علوم و فنون کی اصطلاحات کو جمع کر کے معیاری بنائے اور مرتب کر کے شائع کروائے، ساتھ ساتھ اردو زبان میں ہر مضمون کی درسی کتابیں تالیف و ترجمہ کروائے اور صرف اسی پر اکتفانہ کرے بلکہ دوسری زبانوں کے ادبیات عالیہ کو اردو میں منتقل کرے اور اردو کے شہ پاروں کو بیرونی زبانوں میں شائع کرنے کا انتظام کرے۔(۵)

چنانچہ مندرجہ بالا مقاصد کے پیشِ نظر شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس شعبے نے ایک منصوبہ مرتب کیا جس کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ فرہنگیں مرتب کرنا، تمام علوم و فنون بالخصوص سائنس کی اصطلاحوں کو معیاری بنانا، مرتب کرنا اور شائع کرنا۔

۲۔ اردو زبان میں درسیات کی کتابیں تصنیف و تالیف کروانا۔

۳۔ اردو کی ادبیاتِ عالیہ کا انگریزی اور دیگر بیرونی زبانوں میں حسبِ ضرورت ترجمہ کرنا اور بیرونی زبانوں کے شہ پاروں کو اردو میں منتقل کرنا۔

مندرجہ بالا منصوبے کی تکمیل کے لیے شعبے میں جو بھی کام ہوتا اور ماہرینِ فن کی مجالس جو اصطلاحات وضع کرتیں انھیں ابتدائی شکل میں پیش کرنے کے لیے ''جریدہ'' کا اجرا ہوا۔ شعبے کی وضع کردہ اصطلاحات جریدہ میں شائع کی جاتی تھیں تا کہ انھیں استعمال اور قبولِ عام کی کسوٹی پر پرکھا جاسکے۔

''جریدہ'' کا پہلا دور شمارہ نمبر ایک (۱۹۶۳ء) تا شمارہ نمبر سترہ (۱۹۸۵ء) تک ہے۔ جریدہ کے دوسرے دور میں بھی اصطلاحات پر توجہ دی گئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی و تنقیدی مقالے اور مضامین شائع کرنا بھی مقاصد میں شامل تھا۔

''جریدہ'' کے مختلف شماروں میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ''جریدہ'' کے آئندہ شماروں میں اصطلاحات اور تراجم کے ساتھ ساتھ اس مجلے کو تاریخ ساز تحقیق مقالات اور نادر و نایاب دستاویزات کی اشاعت کے لیے بھی مخصوص کیا جائے گا۔ ''جریدہ'' کے دوسرے دور کے مقاصد کی وضاحت مختلف شماروں میں کی گئی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ہے۔ مثلاً:

> ''جریدہ'' میں اصطلاحات کی فرہنگوں کے ساتھ ساتھ اردو میں ایسے فکر انگیز اور تاریخ ساز علمی و تعلیمی اور درسی افادیت کے حامل مقالات، طبع زاد یا انگریزی سے تراجم کی صورت میں شائع کرنا بھی شعبۂ ہٰذا کے منصوبے میں شامل ہیں۔ اس مناسبت سے ہمیں ''جریدہ'' کے لیے ایسے مقالات کا بغرضِ اشاعت انتظار رہے گا۔ (۲)

مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ ''جریدہ'' کے دوسرے دور کے مقاصد میں اصطلاحات کے ساتھ ساتھ تحقیقی، تنقیدی اور تجزیاتی نوعیت کے مقالات شائع کرنا تھا جو تعلیمی، تدریسی، نصابی اور لسانی موضوعات پر مبنی ہوں۔ چنانچہ جریدہ نمبر (۲۱) سے ایسے مقالات کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہوا اور یہ سلسلہ جریدہ نمبر (۳۷) تک جاری رہا۔

''جریدہ'' کی علمی و تحقیقی خدمات کا اجمالی جائزہ

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا علمی و تحقیقی ''جریدہ'' اپنی نوعیت کا منفرد ترین ارمغان علمی رہا۔ اس کے ابتدائی ۲۰ شماروں میں مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ نہایت قیمتی مضامین شائع ہوئے جو ادب، تاریخ، شاعری، فلسفہ، اسلامی حکمت، علوم اسلامیہ، اسلامی تجدید پسندی، اسلامک بینکنگ، سائنس، ٹیکنو سائنس، ماڈرن سائنس کی تنقید، مغربی عقائد، فلسفہ نظریات پر تنقید، فکرِ مغرب پر مضامین، جان رابس جو اس صدی میں لبل ازم کا سب سے بڑا فلسف ہے اس کے فکر و عقائد کا تنقیدی جائزہ، اس صدی کے بہت بڑے فلسفی فوکالٹ کے افکار کا امام غزالی کے اصولوں کی روشنی میں جائزہ، اقبالیات، خطبات اقبال پر تنقید، لسانیات کا تحقیقی مطالعہ، اردو کے متروک الفاظ اور بروشسکی لغت، اشتقاقی لغت، مولانا ابوالجلال ندوی کے ہڑپہ، موہنجو دڑو، وادیٔ سندھ کی تہذیب اور رسم الخط کے متعلق نادر و نایاب تحقیق مقالات امام غزالی کے تنقیدی اصولوں کا مغربی فلسفے کے ناقدانہ جائزے کا اطلاق، جیسے اہم موضوعات پر تحقیقی، تشریحی، توضیحی، مقالات شائع ہوئے ہیں۔ اصطلاحات سازی اور اصطلاحات کی ترجمہ نگاری میں جریدہ نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ گارسیں دتاسی کی فرانسیسی کتاب'' تاریخِ ادبِ ہندوستانی ''کا اردو ترجمہ بھی اس جریدہ کی زینت بنا ہے۔ اس جریدہ میں مغربی فکر و فلسفہ کو جس گہرائی اور جس نئے انداز و نظر سے دیکھا گیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ جدید مغربی فکر اور

اسلام کی کشمکش کے حوالے سے سید خالد جامعی کا مقالہ، جس میں عالمِ اسلام کے تمام متجددین کے افکار کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا تنقیدی جائزہ ہے۔ علامہ حسن مثنیٰ کی تحریکِ پاکستان اور تاریخِ پاکستان کے حوالے سے ۵۰۰ صفحات کی معرکہ الارا کتاب بھی جریدہ کا حصہ ہے۔ سرقہ بازی کی تاریخ پر اردو زبان و ادب میں اپنی نوعیت کا پہلا تحقیقی کام اس جریدہ میں شائع ہوا ہے۔ فارسی، عربی، اردو اور یورپی زبانوں میں سرقے کی مختصر تاریخ بھی بیان کی گئی ہے اور سرقے کے سلسلے میں ایسی ایسی نامور ہستیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے جن کا ادبی دنیا میں طوطی بولتا ہے۔

مشفق خواجہ کے والد خواجہ عبدالوحید کا روزنامچہ بعنوان ''یادِ ایام'' اور لکھنؤ کے شہزادے سلیمان قدر کا روزنامچہ بعنوان ''فرمانِ سلیمانی'' جیسا قیمتی مواد بھی اس جریدہ میں شائع ہوا ہے۔

مختصر یہ کہ جتنا قیمتی، اچھوتا اور منفرد کام ''جریدہ'' میں اشاعت پذیر ہوا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ذیل میں تمام رسائل کا اجمالی جائزہ اس کا ثبوت ہے۔

''جریدہ'' نمبر (۱) میں بشیر احمد ہاشمی (وائس چانسلر کراچی یونی ورسٹی) نے تعارف پیش کیا ہے۔ میجر آفتاب حسن نے تمہید اور اصطلاحات وضع کرنے کے اصول پیش کیے ہیں۔ اس کے بعد ''اصطلاحاتِ تاریخ و سیاسیات و عمرانیات'' (A تا D)، ''اصطلاحاتِ فلسفہ'' (A تا C)، ''اصطلاحاتِ معاشیات و تجارت'' (A تا D)، ''اصطلاحاتِ نفسیات'' (A تا C)، ''اصطلاحاتِ جغرافیہ و ارضیات'' (A تا B)، ''اصطلاحاتِ حیوانات و افزائشِ حیوانات'' (Z تا T)، ''اصطلاحاتِ کیمیا و صنائع کیمیا'' (صرف A)، ''اصطلاحاتِ طب'' (صرف A)، ''اصطلاحاتِ نباتات و زراعت و خوردحیاتیات'' (R,W,X,Y,Z) تک شائع کی گئی ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۲: اس شمارے میں آفتاب حسن کے مضمون کے بعد ''جریدہ'' نمبر اول کی اصطلاحات اقساط کے ساتھ شامل ہیں، لیکن اس میں اصطلاحاتِ حیوانات و افزائشِ حیوانات شامل نہیں ہیں اور ''اصطلاحاتِ لائبریری سائنس'' (A) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

''جریدہ'' نمبر ۳: اس میں ''کراچی یونی ورسٹی کا تاریخی فیصلہ'' از آفتاب حسن، اصطلاحاتِ موسیقی اور مندرجہ بالا اصطلاحات اقساط کے ساتھ شامل ہیں۔ اس شمارے میں اصطلاحات فلسفہ معانی و مطالب کے ساتھ Abstraction تا Abduction شائع ہوئی ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۴: اس شمارے میں ''اردو زبان میں قانونی تعلیم کے امکانات کا جائزہ'' از شیخ حیدر ایڈووکیٹ،

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

''اعراب کا استعمال'' از آفتاب حسن کے علاوہ مندرجہ بالا اصطلاحات شامل ہیں لیکن اس میں فلسفہ کی اصطلاحات شامل نہیں ہیں۔ اس میں ''اردو میں عربی اور فارسی کے ترجمے'' از عبید اللہ قدوسی اور مندرجہ اصلاحات اقساط کے ساتھ شامل ہیں، اس شمارے میں اصطلاحاتِ کتب داری شامل نہیں ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۶: اس شمارے میں آفتاب حسن کا مضمون ''سائنس اور ریاضی کی درسی کتابیں'' شامل ہیں۔ ''اصطلاحاتِ شماریات'' اور ''اصطلاحاتِ جواہرات اور قیمتی پتھر'' Z تا A کے اضافے کے ساتھ مندرجہ بالا اصطلاحات اقساط کے ساتھ شامل ہیں۔ ''اصطلاحاتِ نفسیات'' اور ''اصطلاحاتِ طب'' شامل نہیں ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۷: میں اصطلاحاتِ تاریخ و سیاسیات، عمرانیات، معاشیات و تجارت، نفسیات، جغرافیہ و ارضیات، حیاتیات، طب، شماریات کی اصطلاحات کی اقساط شامل ہیں اور ''اصطلاحاتِ حیاتی کیمیا'' کا پہلی دفعہ C تا A شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۸: اس شمارے میں ''جریدہ'' نمبر ۷ والی اصطلاحات اقساط کے ساتھ شامل ہیں اور ''اصطلاحات خورد حیاتیات'' شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۹: میں اصطلاحاتِ حیوانات، نفسیات B اور A نظرِ ثانی، معاشیات، تجارت و بینکاری اور اصطلاحاتِ حیاتی کیمیا شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۱۰: میں اصطلاحات معاشیات، تجارت و بینکاری (Z تا R)، نفسیات، حیاتیات اور تاریخ و سیاسیات کی اصطلاحات شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۱۱: میں اصطلاحاتِ حیاتیات، تاریخ و سیاسیات کے علاوہ اصطلاحاتِ محاورات و قانون کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں اصطلاحاتِ حیاتیات اور اصطلاحات و محاورات و قانون شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۱۳: میں اصطلاحات و محاورات و قانون کے علاوہ پہلی بار تجارتی اشتہارات بھی شامل کیے گئے۔

''جریدہ'' نمبر ۱۴: میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی وفات کا ذکر ہے اور اصطلاحاتِ محاورات و قانون شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۱۵: اس شمارے میں پہلی بار اصطلاحاتِ مساحت شامل ہیں اور اصطلاحاتِ حیاتیات ضمیمہ میں شامل ہیں۔

"جریدہ" نمبر ۱۶: اس شمارے میں "نافع معدنی مطروحات" کی اصطلاحات شامل ہیں، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ نے معادن سے متعلق ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ "نافع معدنی مطروحات" کے نام سے شائع کیا، اس کتاب میں جو اصطلاحات استعمال ہوئیں وہ کتاب میں غیر معمولی ضخامت کی وجہ سے کتاب میں شامل نہیں کی گئیں، ان اصطلاحات کو "نافع معدنی مطروحات" کے نام سے اس شمارے میں شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ قانونِ مساحت (G تا L) شامل ہیں۔

"جریدہ" نمبر ۱۷: اس شمارے میں حرفِ آغاز ڈاکٹر جمیل جالبی اور "کچھ جریدہ کے بارے میں" علی عارف علوی نے لکھا ہے۔ اس شمارے میں "فرہنگِ حیاتیات" وضاحت کے ساتھ شامل ہے۔ "جریدہ" نمبر ۱۶ تک شمارے بڑے سائز میں شائع ہوئے تھے لیکن اس شمارہ نمبر ۱۷ سے سائز تبدیل ہو گی۔

"جریدہ" نمبر ۱۸: سترہ سال کے تعطل کے بعد شائع ہوا۔ اس میں ڈاکٹر ظفر سعید سیفی (شیخ الجامعہ) کی طرف سے پیش لفظ، معروضات از معین الدین عقیل (ناظم) اور فرہنگ ابلاغ عامہ، صحافت اور برقیاتی رابطہ عامہ (A تا Z) شامل ہیں۔

"جریدہ" نمبر ۱۹: میں حرفِ آغاز، عروضات از ڈاکٹر معین الدین عقیل اور اصطلاحاتِ جمالیات و فنونِ لطیفہ جو کہ اکبر وفا قانی کی مرتب اور ترجمہ کی ہیں اور انٹرنیٹ کی مفیدِ عام اصطلاحات شعبے کی فارغ التحصیل طالبہ صدف حسین نے ترجمہ کی ہیں، شامل ہیں۔

"جریدہ" نمبر ۲۰: میں "معروضات" از ڈاکٹر معین الدین عقیل، "پیش لفظ" از عظمت خان اور "فرہنگِ ماحولیات" (A تا Z) شامل ہیں۔

"جریدہ" نمبر ۲۱: یہ شمارہ لسانیات پر مبنی ہے۔ اس میں اردو کا آغاز اور جائے پیدائش کے حوالے سے ایک نیا اور تاریخ ساز نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ پاکستان کی قدیم ترین علاقائی زبان (بروشسکی) کا اولین تعارف اور اولین قواعد پیش کی گئی ہے۔

"جریدہ" نمبر ۲۲: قدیم لسانیات و کتابیات نمبر پر مشتمل ہے۔ اس شمارے میں برصغیر پاک و ہند کے عظیم ماہرِ لسانیات و تاریخ مولانا ابو الجلال ندوی کے نادر و نایاب تحقیقی مضامین شامل ہیں۔ سندھی رسم الخط کے موضوع پر ان کی تحقیقات انکشافات کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس شمارے میں وادیٔ سندھ کا رسم الخط، قدیم سندھی مہریں، دیارِ ہند سند، سندھی ظروف پر نقوش، بلوچی ظروف پر نقوش، ہڑپہ اسکرپٹ پڑھی جائے تو کیسے؟ انسان نے لکھنا کیسے

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

سیکھا؟ جیسے نہایت معلوماتی مضامین شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۲۳: اس شمارے میں مولانا ابوالجلال ندوی کے حالات، احوال وآثار، خاندان، خدمات اور تحقیقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زبانوں کے آغاز و ارتقا کے حوالے سے نہایت اہم مضامین شامل ہیں جو لسانیات، فلسفۂ لغت اور فلسفۂ لسان کو ایک مختلف تناظر میں دیکھتے ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۲۴: یہ شمارہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، کا تسلسل اور توسیع ہے اور قدیم لسانیات و ادبیات پر منفرد تحقیقی مقالات کا نادر مجموعہ جس میں فنِ تحریر، لغت نویسی، وادیٔ سندھ کا رسم الخط، زبانوں کے بارے میں مذہبی روایات، مغرب کے عالمی ادبی، مذہبی شہ پاروں کا جائزہ، ہسپانوی، اطالوی، فرانسیسی زبانوں کی پیدائش میں عربی زبان کا حصہ وغیرہ شامل ہیں۔

ابنِ ندیم کی ''الفہرست'' کے حوالے سے بعض بنیادی سوالات اٹھائے گئے ہیں، عالمِ اسلام میں چوتھی صدی ہجری میں کاغذ کی صنعت اور نویں صدی ہجری میں چھاپے خانے کی صنعت پر بعض معلومات پیش کی گئی ہیں۔ پروفیسر سید اقبال عظیم کی غیر مطبوعہ نعتیں اور عزیز حامد مدنی کی غیر مطبوعہ غزلیات شامل ہیں۔ اس شمارے سے مشاہیر کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا خصوصی گوشہ شروع کیا گیا ہے۔ ابراہیم جلیس کے خطوط بنام رئیس احمد جعفری شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۲۵: متروکات کی لغت کا حصہ (اول) اس جریدہ میں شامل ہے۔ یہ لغت حامد حسن قادری کے بیٹے خالد حسن قادری نے مرتب کی تھی۔ اس لغت پر علمی، تحقیقی مقدمہ سید خالد جامعی نے تحریر کیا اور متروکات کی پوری تاریخ جریدہ ۲۵، ۲۶ اور ۲۸ میں مرتب کر دی، جو ایک مختصر کتابی صورت اختیار کر گئی۔

''جریدہ'' نمبر ۲۶: متروکات کی لغت (جلد دوم) پر مشتمل ہے۔ یہ جلد ج سے ق تک کا احاطہ کرتی ہے۔ اس کے ساتھ اردو زبان کے معجزات، کمالات اور مفردات پر مشتمل ایک جامع تحقیقی تذکرہ بھی اس شمارے میں شامل ہے۔ اس تذکرے میں چھٹی صدی عیسوی سے انیسویں صدی تک اردو کے ذخیرۂ الفاظ، زبان و بیان، اسالیب اور لہجوں میں آنے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اردو میں متروکات کا عمل دیگر زبانوں کے مقابلے میں بہت کم ہے اور ۱۵۰۰ سو سالہ اور ۱۰۰۰ سالہ قدیم اردو کے مخطوطات و مسودات، شاعری اور نثر کے نمونے آج بھی ایک عام آدمی پڑھ سکتا ہے۔ اردو زبان کی واحد زبان ہے جس میں دنیا کی تمام زبانوں کے الفاظ، اسالیب اور خصوصیات سموئی ہوئی ہیں، دنیا کی دیگر اہم زبانوں کے ساتھ

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

اردو زبان کی خصوصیات اور رسم الخط کا تقابلی مطالعہ بھی اس شمارے کے اہم مباحث میں شامل ہے۔

"جریدہ" نمبر ۲۷: میں مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ پر اردو زبان و ادب میں اپنی نوعیت کا پہلی تحقیقی کام ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس شمارے میں سرقے کی روایت فارسی، عربی، اردو اور یورپی زبانوں میں سرقے کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے۔ "مہرِ نیمروز" کے شہرۂ آفاق تحقیقی سلسلے "چہ دلاور است" کے تمام مضامین پہلی مرتبہ یکجا صورت میں اس شمارے میں شامل ہیں جس میں ادبی سراغ رسانوں میں حسن مثنیٰ ندوی، ڈاکٹر حبیب الحق، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، علی اکبر قاصد، قاضی عبدالودود، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، نظیر صدیقی اور سلیم عاصمی کے سرقے پر تحقیقی مضامین شامل ہیں۔ دانتے، محمد حسین آزاد، نیاز فتح پوری، مولوی عبدالحق، ڈاکٹر احمد امین مصری، ظفر عمر زبیری، علامہ اسلم جیراج پوری، مرزا غلام احمد قادیانی، ڈاکٹر سر رادھا کرشن، عصمت چغتائی، قاضی عبدالغفار، مفتی انتظام اللہ شہابی، ڈاکٹر میر ولی الدین، پروفیسر آل احمد سرور اور یونس بٹ کے سرقوں کی بازگشت شامل ہے۔

"جریدہ" نمبر ۲۸: میں "متروکات کی لغت" (جلد سوم) ہے۔ اس کی پہلی جلد "جریدہ" ۲۵ اور دوسری جلد "جریدہ" ۲۶ میں شائع ہوئی ہے۔ یہ (جلد سوم) متروک الفاظ کی آخری جلد جو ک تا ی تک ہے۔ سید خالد جامعی اس لغت کی بابت لکھتے ہیں:

> اس لغت کے ذریعے ہم گزشتہ ایک سو برس کے سیاسی، سماجی، معاشرتی تغیرات کا جائزہ لے سکیں گے جو برعظیم کے معاشروں میں برپا ہوئے اور جس کے نتیجے میں بہت سے لفظ فراموش کر دیے گئے۔ ہر لفظ کا ایک تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی پس منظر ہوتا ہے۔ جب ایک لفظ ہمارے حافظے سے محو ہو جائے یا ہم اسے بھول جائیں تو اس لفظ کے ساتھ ہمیں بتائے گی کہ ہم نے کن تاریخی و ثقافتی اقدار کو بھلا دیا ہے۔(۷)

"جریدہ" نمبر ۲۹: اس جریدہ سے غیر مطبوعہ کتابوں کی طباعت و اشاعت کا قسط وار سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس میں موجود تمام کتابیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اور متنوع موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ اس شمارے میں سید خالد جامعی کا ۵۰۰ صفحات کا مقالہ شامل ہے جس میں تمام عالمِ اسلام کے متجددین کے افکار کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا تنقیدی جائزہ ہے۔ مغرب، مغربی فلسفے، مغربی تہذیب، مغربی افکار اور سرمایہ داری کی حقیقت، ماہیت، اصلیت کے حوالے سے ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کی کتابیں بھی اس میں شامل کی گئی ہیں۔ حسن مثنیٰ

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ندوی کی برصغیر کی تحریکِ آزادی اور حصول پاکستان کی تاریخ کا حصہ اول شامل ہے۔ اس شمارے میں گارسیں دتاسی (Garcin de Tassy) کی کتاب ''تاریخِ ادبِ ہندوستانی'' (Histoire de la literature hindouie et hindoustani) کا دیباچہ جو اردو میں ترجمہ کی گیا ہے، شامل ہے۔ ''تاریخِ ادب ہندوستانی'' فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس کا ترجمہ ایک فرانسیسی طالبہ لیلیان سکسٹین نازرو (Lilian Sicksteen Nazro) نے پی ایچ ڈی کے مقالے کے طور پر کیا تھا، ان کے نگران ڈاکٹر ابواللیث صدیقی تھے۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب '' ایجوکیشن ان پاکستان'' کا پہلا باب شامل ہے۔ اقبال حامد کی کتاب ''بلند و پست'' تاریخ کے بعض گم شدہ ابواب کی کڑیاں کھولتی ہے۔ اس کتاب کے پچاس صفحات اس شمارے میں شائع ہوئے ہیں۔

عالمِ اسلام اور برعظیم پاک و ہند میں جدیدیت کی پندرہ سو سالہ مگر مختصر جامع تاریخ اس شمارے کا خاص موضوع ہے۔ امام غزالی، فوکالٹ، ہیبر حالس اسلامی اور مغربی فکر و فلسفے کی تاریخ میں اہم نام ہیں۔ ان تینوں مفکرین کے حوالے سے علی محمد رضوی کے مقالے اس شمارے میں شامل ہیں جو اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ علاوہ ازیں اس شمارے میں جدیدیت کے سب سے بڑے علم بردار غلام احمد اکبر کے ۲۱ نایاب خطوط بھی شامل ہیں جو بعض اہم تاریخی انکشافات کے حامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۳۰: غیر مطبوعہ کتابیں نمبر (جلد دوم) ہے۔ اس میں بروشسکی اردو لغت اور زبانوں کے قتلِ عام کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ مولانا حسن مثنیٰ ندوی کی خود نوشت سوانح کا دوسرا اور آخری حصہ شامل ہے۔ جو پاکستان اور ہندوستان کی اہم شخصیات کے حوالے سے بعض نئے گوشے نمایاں کرتا ہے۔ ''مہرِ نیمروز'' نے مرزا عبدالقادر بیدل کی شخصیت اور شاعری پر خاص نمبر کی اشاعت کا اعلان کیا تھا۔ اس حوالے سے بے شمار مضامین جمع کیے گئے، کتابت ہوئی لیکن مہرِ نیم روز مریضِ نیم جان بن کر رخصت ہو گیا۔ بہت سے مضامین ضائع ہو گئے اور جو رہ گئے وہ شائع نہ ہو سکے۔ یہ مضامین ۴ برس کے گرد و غبار میں محفوظ ہو گئے اور پھلواری شریف کے سجادہ نشین ریحان چشتی اور ان کے برادر کبیر سلطان چشتی کے محفوظ ہاتھوں سے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو منتقل ہو گئے۔ اب یہ مضامین شمارہ نمبر ۳۰ میں شامل ہیں۔

★ عزیز احمد مشرقی اور مغربی زبانوں کے ماہر تھے۔ انھوں نے مغربی ادبیات کے نوادرات وقتاً فوقتاً ترجمے کیے۔ ان کے بہت سے مضامین جو شائع نہیں ہوئے تھے وہ اس شمارے میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ابوسعادت جلیلی جو عزیز احمد سے مختلف بے شمار قیمتی مسودات کا ذخیرہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ تمام مضامین

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

بہت محنت سے مرتب کر کے نہایت اہم خدمات انجام دی ہیں۔ اب یہ مضامین اسی شمارہ نمبر ۳۰ میں شامل ہیں۔ ان مضامین کے ذریعے مغربی ادبیات کے بعض نئے پہلو سامنے آتے ہیں۔

★ ''بروشسکی اردو لغت'' کا پہلا حصہ جو ''الف'' پر مشتمل ہے وہ بھی اس میں شامل ہے۔

''جریدہ'' نمبر ۳۱: یہ شمارہ غیر مطبوعہ کلام (جلد سوم) ہے۔ اس شمارے میں مشفق خواجہ کے غیر مطبوعہ کلام کے سلسلے میں نادر معلومات اور اطلاعات ہے ★ اختر رائے پوری کے بھائی مظفر شمیم کا مجموعہ کلام خالد ندیم نے مرتب کی، اور مشفق خواجہ نے حرفِ آخر تحریر فرمایا، وہ تحری غیر مطبوعہ تھی جو اس شمارے میں ''جھوٹا ہے سب سنسار''، ''حرفِ آخر'' کے نام سے شامل ہے۔ ★ ڈاکٹر سہیل بخاری (مرحوم) کی اشتقاقی لغت کا مسودہ ''مشفق خواجہ نے فراہم کیا۔'' وہ اس شمارہ میں ۳۱ میں شائع ہوئی ہے۔ اس لغت کے ابتدائی دو صفحات ''حرفِ چند'' کے نام سے خواجہ مشفق نے تحریر فرمائے جو غیر مطبوعہ تھے وہ بھی شامل ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۳۲: غیر مطبوعہ کتابیں نمبر (جلد چہارم) پر مشتمل ہے۔ اس شمارے میں پروفیسر اقبال عظیم کی غیر مطبوعہ نعتوں کا پہلا مکمل مجموعہ کلام شامل ہے۔ اقبال عظیم کا ایک نعتیہ مجموعہ ''زبورِ حرم'' حسان نعت کونسل نے شائع کیا تھا لیکن وہ اغلاط سے پر تھا۔ شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے زیرِ اہتمام ان کا تمام مطبوعہ و غیر مطبوعہ نعتیہ کلام اس شمارہ نمبر ۳۲ میں شائع کیا گیا ہے۔ اس جریدہ میں اقبال عظیم کے بیٹے شاہین اقبال اور شکیل مدنی کے، اقبال عظیم پر مختصر سوانحی خاکے بھی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ اس شمارے میں مغربی فکر و فلسفے کی روشنی میں بعض اجتہادات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ ''اسلام اور جدید معیشت و تجارت'' پر ناقدانہ جائزہ اور تاریخ عالم کے خونی اوراق کی تاریخ بھی پیش کی گئی ہے۔

''جریدہ'' نمبر ۳۳: اس شمارے میں روناچوں کی تاریخ اور مشفق خواجہ کے والد خواجہ عبدالوحید کا روزنامچہ ''یادِ ایام'' شامل ہے جو کہ غیر مطبوعہ تھا اور مشفق خواجہ نے مرتب کر کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو اشاعت کے لیے دیا۔ ''یادِ ایام'' کے ساتھ علامہ اقبال کے خطبات پر سید سلیمان ندوی کی تنقید بھی شائع کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں خواجہ عبدالوحید پر سوانحی خاکہ بھی پیش کیے گئے ہیں۔

''جریدہ'' نمبر ۳۴ کے مندرجات میں ''عالمِ اسلام اور روایت و جدیدیت کی کشمکش'' کا دوسرا حصہ شامل ہے۔ اس حصے میں سید خالد جامعی نے جدیدیت پسند مفکرین کے افکار انہی کی کتابوں سے پیش کیے گئے ہیں۔ سر سید احمد خان، علامہ اقبال، مولانا شبلی نعمانی، مولانا سندھی پرویز کے افکار پیش کیے گئے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں کراچی میں

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

عالمِ اسلام کے علما و فضلا پر مشتمل احتفالِ اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں پڑھے گئے مقالات کا ترجمہ مولانا حسن مثنیٰ ندوی نے کیا تھا۔ یہ مضامین فقہ اسلامی کے حوالے سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور فقہ کے مختلف امور پر گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ مضامین اس جریدہ میں شامل کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ مغربی مفکر رالز کی ''تھیوری آف جسٹس'' کا ناقدانہ تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

''جریدہ'' نمبر ۳۵: غیر مطبوعہ کتابیں نمبر (جلد ہفتم) ہے۔ اس شمارے میں ''اندلس میں حدیث کا ارتقا''، ''اندلس کا تعارف''، (جغرافیہ، تاریخ اور معاشرت)، ''اندلس میں فقہی مذاہب کا تعارف اور ارتقا''، ''اندلس میں حدیث کی اشاعت اور اوّلین محدث''، ''پانچویں صدی ہجری محدثین'' اور ''خلف بن قاسم کے حیات و آثار'' شامل ہیں۔ سید خالد جامعی اور عمر حمید ہاشمی کے مشترکہ مضامین ''دہشت گردی: تاریخ و تحقیق کی روشنی میں''، ''معیشت اور سائنسی ترقی: جدیدیت و روایت کے تناظر میں''، ''عالمِ اسلام معرکۂ ایمان و مادیت'' شامل ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمنان کی کتاب ''بہمنی سلطنت کا اثر فارسی ادب میں تمدن پر'' قسط (اول) شامل کی گئی ہے۔ اس کتاب کی قسط دوم ''جریدہ'' نمبر ۳۶ اور جلد سوم ''جریدہ'' نمبر ۳۷ میں شائع کی گئی ہے۔ خواتین کے اخبارات و رسائل کے حوالے سے پہلا تحقیقی و تاریخی جائزہ بھی اس شمارے کی زینت ہے۔ روزنامہ ''جنگ'' کے بانی میر خلیل الرحمٰن کے بارے میں ایک مضمون بعنوان ''برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک گم شدہ باب'' اس میں شائع کیا گیا ہے۔

''جریدہ'' نمبر ۳۶: غیر مطبوعہ کتابیں نمبر (جلد ہشتم) پر مبنی ہے۔ اس شمارے کے اہم مندرجات میں بروشسکی زبان کے بارے میں معلومات اور ''بروشسکی اردو لغت'' (اتاج) شامل ہیں۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کی کتابیں ''لفظیاتِ اردو'' اور ''اردو میں دخیل اور دخیل نما الفاظ'' ضیاء الدین لاہوری کے مضامین ''ڈاکٹر محمد فاروق دیوا کا سرقہ''، ''یومِ آزادی: جمعۃ المبارک، ۲۷ر رمضان یا ۱۵ر اگست''، ''اسبابِ بغاوتِ ہند: پسِ پردہ محرکات'' شامل ہیں۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب ''پاکستان میں تعلیم'' کا باب (دوم) شامل کیا گیا ہے۔ اقبالیات کے حوالے سے مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

''امالی ڈاکٹر غلام محمد: چند استفسارات''

''اپنا گریبان چاک: جاوید اقبال کی آپ بیتی''

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

"بانگِ درا کا پہلا مکمل انگریزی ترجمہ: اغلاط کا دفتر"

Iqbal and a study of his Persian poetical works

"جریدہ" نمبر ۳۷: "غیر مطبوعہ کتابیں نمبر" (جلد نہم) ہے۔

اس شمارے کے مندرجات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

حصہ اول: "مذہبی اصطلاحات اور معلوماتِ مذاہبِ عالم"

حصہ دوم: تاریخ لکھنؤ: سوانحی مآخذ "فرمانِ سلیمانی" اور سوانح عمری محمد کاظم

حصہ سوم: مشفق خواجہ کی حیات اور خدمات اور مقدمہ فرمانِ سلیمانی ہے۔

"فرمانِ سلیمان" (روزنامچہ) ۲۰ مارچ ۱۸۸۲ء تا ۱۴ جون ۱۸۸۲ء شامل ہے۔

★ "تاریخ ادبِ ہندوستانی" کا پہلا حصہ جریدہ ۲۹، دوسرا حصہ ۳۵ اور تیسرا حصہ جریدہ ۳۶ میں شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کا حصہ چہارم اس شمارے میں شامل ہے۔ اس طرح سے گارسیں دتاسی کی "تاریخ ادب ہندوستانی" کی جلد اوّل مکمل ہو گئی۔

★ "بہمنی سلطنت کا فارسی ادب و تمدن پر اثر" از ڈاکٹر عبد المنان کی آخر قسط شامل ہے۔ "جریدہ" نمبر ۳۵، ۳۶، ۳۷ میں اس کی اقساط شامل ہیں۔

★ "دبستانِ حالی: توسیعی مطالعہ"، "اصطلاح سازی بینکاری"، "کھاتے دار تمویلی دارے: متبادل نظام"، "عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے خدوخال"، "مغربی فکر و فلسفے و تہذیب کا مطالعہ کیسے کیا جائے"، "جدیدیت سے متعلق چاں اہم ترین مباحث"، "جدید سائنس کی روشنی میں مذہبی تعبیرات کا مسئلہ"، "جمہوریت: سوشل سائنسز کی روشنی میں"، "عبد الحمید کمالی: فلسفی ماہرِ اقبالیات"، "خضر حیات خان اور مسلم لیگ میں آویزش" جیسے مضامین اس شمارے کا حصہ ہیں۔

مدیرانِ "جریدہ"

"جریدہ" شمارہ نمبر ۱، ۱۹۶۳ء تا شمارہ نمبر ۳۷، ۲۰۰۶ء کا دورانیہ تقریباً ۴۳ سال کا بنتا ہے۔ ان ۴۳ سالوں میں "جریدہ" کو علم و ادب سے محبت رکھنے والوں کی سرپرستی رہی جس کے باعث جریدہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہا۔ "جریدہ" کا آغاز ۱۹۶۳ء میں کراچی یونی ورسٹی کے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ سے میجر آفتاب حسن (ناظم

شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ) کی زیرِ سرپرستی ہوا۔ ان کی زیرِ ادارت "جریدہ" نمبر ا، ۱۹۶۳ء تا "جریدہ" نمبر ۸، مئی ۱۹۷۱ء تک آٹھ شمارے شائع ہوئے۔ یہ شمارے بیش بہا قیمتی و مفید اصطلاحات پر مشتمل ہیں۔ ان کی ادارت میں اصطلاحات سازی اور اصطلاحات سازی کی ترجمہ نگاری پر خصوصی توجہ دی گئی۔ بقول ڈاکٹر ظفر سعید سیفی "میجر آفتاب حسن نے محدود ترین وسائل کے باوجود اردو زبان کی اعلیٰ ترین سطح پر تدریس کے لیے عصری علوم سے متعلق فرہنگوں، تراجم اور علمی تصنیفات و تالیفات کا گراں قدر کام تنِ تنہا انجام دیا۔"(۸)

میجر آفتاب حسن کے رخصت ہونے کے بعد شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ مستقل نوعیت کے ناظ کی خدمات سے محروم رہا جس کے باعث "جریدہ" بھی ناظم کی سرپرستی سے محروم رہا۔ لہٰذا "جریدہ" نمبر ۹، جون ۱۹۷۲ء، "جریدہ" نمبر ۱۰، جون ۱۹۷۳، "جریدہ" نمبر ۱۱، دسمبر ۱۹۷۴ء پر کسی بھی مدیر یا مرتبہ کا نام درج نہیں ہے۔ "جریدہ" نمبر ۱۲، علی عارف رضوی کی زیرِ سرپرستی شائع ہوا۔ اس شمارے میں اصطلاحات شائع ہوئی ہیں۔ "جریدہ" نمبر ۱۳، مارچ ۱۹۸۰ء تا "جریدہ" نمبر ۱۶، جون ۱۹۸۲ء ڈاکٹر اسلام فرخی کی زیرِ ادارت شائع ہوئے۔ ان شماروں میں بھی مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات کا سلسلہ جاری رہا۔ "جریدہ" نمبر ۱۷، اپریل ۱۹۸۵ء ڈاکٹر جمیل جالبی کی زیرِ سرپرستی شائع ہوا۔ لیکن "جریدہ" نمبر ۱۷، اپریل ۱۹۸۵ء کے بعد سترہ سال تعطّل کا شکار رہا اور بالآخر جب ۲۰۰۱ء میں ڈاکٹر ظفر سعید سیفی نے شیخ الجامعہ کا منصب سنبھالا تو انھوں نے شعبہ کی از سرِ نو تنظیم و اصلاح کے نقطۂ نظر سے سیّد خالد جامعی کو شعبے کا نگران مقرر کیا۔ انھوں نے اعلیٰ ترین انتظامی صلاحیتوں سے شعبے کو ایک نئی زندگی دی۔ لیکن خالد جامعی کی دیگر انتظامی ذمہ داریوں کے پیشِ نظر ڈاکٹر معین الدین عقیل کو، جو علمی حلقوں میں معروف اور اہم نام ہے، شعبے کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ ان کی آمد کے بعد "جریدہ" کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور یوں سترہ سال کے تعطّل کے بعد جون ۲۰۰۲ء میں "جریدہ" نمبر ۱۸، منظرِ عام پر آیا۔ ان کی زیرِ ادارت "جریدہ" کے چار شمارے نمبر ۱۸، جون ۲۰۰۲ء تا نمبر ۲۱، جون ۲۰۰۳ء شائع ہوئے۔ ان شماروں میں اصطلاحات کے ساتھ ساتھ لسانیات کے حوالے سے بھی دلچسپ، اہم اور معلوماتی مضامین شائع ہوئے۔

سیّد خالد جامعی لکھتے ہیں، "۲۰۰۲ء میں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے شعبے کی نظامت سنبھالی تو رسالے کے اجرا پر خصوصی توجہ دی جس کے باعث جون ۲۰۰۲ء میں 'جریدہ' کا شمارہ نمبر ۱۸ شائع ہوا۔ ان کے دو سالہ دورِ نظامت میں "جریدہ" کے چار شمارے (۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱) شائع ہوئے جن کا ملک بھر کے علمی حلقوں میں خیر مقدم کیا گیا۔"(۹)

ڈاکٹر معین الدین عقیل کو کراچی یونی ورسٹی کے ایوننگ پروگرام کا ڈائریکٹر مقرر کر دیا گیا، لہٰذا پھر سے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کی نظامت سیّد خالد جامعی کے سپرد کر دی گئی۔ انھوں نے پھر سے "جریدہ" کو علمی و تحقیقی مجلّہ بنانے مین اہم کردار ادا کیا اور ڈاکٹر معین الدین عقیل کی روایت کو بہت تیزی سے آگے بڑھایا۔ بقول سیّد خالد جامعی "اگست ۲۰۰۳ء میں راقم الحروف نے نظامت کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنے پیش رو کے جلائے گئے چراغ کو روشن رکھنے کے لیے "جریدہ" پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔"(۱۱)

سیّد خالد جامعی کی ادارت میں "جریدہ" نمبر ۲۲، جنوری ۲۰۰۴ء تا "جریدہ" نمبر ۳۷، (۲۰۰۶ء) تک کُل سولہ شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں سیّد خالد جامعی اور عمر حمید ہاشمی کے مشترکہ مضامین و مقالات شامل ہیں۔ ان شماروں میں وادیٔ سندھ کا رسم الخط پر تحقیقات، قدیم لسانیات و ادبیات، متروکات کی تاریخ اور لغت،، روزناچوں کی تاریخ اور روزنامچہ، اشتقاقی لغت، بروشسکی اردو لغت، سرقہ بازی، فقہ اسلامی، سوانح عمریاں، اقبالیات اور جدیدیت و روایت پر منفرد مقالات و مضامین شامل ہیں۔ خالد جامعی کے زیرِ ادارت شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ میں بہت کام ہوا اور "جریدہ" بھی باقاعدگی سے چھپتا رہا لیکن اکتوبر ۲۰۱۸ء میں خالد جامعہ اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے، ان کو توسیع نہیں دی گئی۔ اگر توسیع مل جاتی تو اردو کا دامن بہت سے زروجواہر سے بھر جاتا۔ اس کے ساتھ ہی "جریدہ ک" ی طباعت واشاعت کا کام بھی ممکن نہ رہا۔

حواشی

۱۔ ڈاکٹر ظفر سعید سیفی، "پیش لفظ" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ۱۸، (کراچی: شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، ۲۰۰۲ء)، ص ہ
۲۔ ایضاً، ص ز، خ
۳۔ ایضاً، ص ح
۴۔ سید خالد جامعی (ناظم)، "معروضات" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ۲۲، (ایضاً، ۲۰۰۴ء)، ص ا
۵۔ آفتاب حسن (ناظم)، "تمہید" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ا، (ایضاً، ۱۹۶۳ء)، ص ۶
۶۔ معین الدین عقیل (ناظم)، "معروضات" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ۲۰، (ایضاً، ۱۹۶۳ء)، ص ب
۷۔ سید خالد جامعی (ناظم)، "معروضات" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ۲۲ (ایضاً، جنوری ۲۰۰۴ء)
۸۔ ڈاکٹر ظفر سعید سیفی، "پیش لفظ" مشمولہ "جریدہ"، شمارہ نمبر ۱۸، (ایضاً، ۲۰۰۲ء)، ص ۷
۹۔ سید خالد جامعی، "معروضات" مشمولہ "جریدہ" شمارہ نمبر ۲۳، (ایضاً، ۲۰۰۴ء)، ص ۱۱

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

جرائد و رسائل

۱۔ ”جریدہ“، شمارہ نمبر ۱، کراچی: شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، ۱۹۶۳ء

۲۔ _____، شمارہ نمبر ۲۰، ۱۹۶۳ء، _____

۳۔ _____، شمارہ نمبر ۱۸، ۲۰۰۲ء، _____

۵۔ _____، شمارہ نمبر ۲۲، جنوری ۲۰۰۴ء، _____

۷۔ _____، ”شمارہ نمبر ۲۳، ایضاً، ۲۰۰۴ء، _____